# 11 سیم مانِک شا

سیم مانِک شا کا شمار ہمارے ملک کے ممتاز فوجی افسروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے وطن کی آزادی کے فوراً بعد نہایت سخت حالات میں دشمن ملکوں کی جارحیت کا مقابلہ کیا۔ ملک کے دفاع کا حق ادا کیا اور سرحدوں کو محفوظ و مستحکم بنایا۔ ان کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔

سیم مانک شا کا پورا نام سیم ہارموس جی فریم جی جمشید جی مانِک شا (Sam Hormusji Framji Jamshedji Manekshaw) تھا۔ ان کی پیدائش 3/اپریل 1914 کو امرتسر (پنجاب) میں ہوئی۔

ان کے والد ہارموس جی مانِک شا پیشے سے ڈاکٹر تھے۔ والدہ ہیرابائی ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ سیم مانِک شا کا خاندان تعلیم، نظم وضبط اور یک جہتی کے اقدار پر کاربند ہونے کے باعث عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

سیم مانِک شا کا تعلیمی سفر شیر ووڈ کالج نینی تال سے شروع ہوا۔ یہ ادارہ تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ اخلاق اور کردار سازی پر خصوصی توجہ دیتا تھا۔ یہیں سے سیم مانِک شا کی صلاحیتوں میں نکھار اور شخصیت میں نظم وضبط پیدا ہونا شروع ہوا۔

اسکولی تعلیم مکمل ہونے کے بعد سیم مانِک شا نے انڈین ملٹری اکیڈیمی (IMA)، دہرادون میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ ان کی زندگی اور مستقبل کی راہوں کو روشن کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔ انڈین ملٹری اکیڈیمی نے ان کی جسمانی طاقت، دماغی صلاحیت اور قیادت کو فروغ دیا۔

© NCERT not to be republished

1934 میں سیم مانِک شا کو برطانوی بھارتی فوج میں کمیشن ملا، یہاں سے ان کے فوجی کیریئر کا آغاز ہوا اور وہ ترقی کی راہوں پر آگے بڑھتے گئے۔

سیم مانِک شا کی فوجی خدمات چار دہائیوں پر مشتمل ہیں۔ اس دوران انھوں نے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ جنگی حکمت عملی ہو یا جرأت مندانہ قیادت، انھوں نے ہر میدان میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران، انھوں نے عراق، جاپان اور برما میں اہم خدمات انجام دیں۔ اتحادی فوجیوں اور جاپان کے درمیان برما میں خوں ریز جنگ کے دوران مانِک شا کیپٹن تھے۔ ان کی کمپنی کو فتح حاصل ہوئی لیکن وہ خود ایک جاپانی فوجی کی مشین گن سے بری طرح زخمی ہو گئے۔ ان کے جسم میں نو گولیاں پیوست تھیں۔ سیم مانک شا کا اردلی شیر سنگھ انھیں اپنی پیٹھ پر لاد کر طبی امدادی پوسٹ پہنچا۔ وہ پوسٹ زخمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں اس نے ڈاکٹروں سے بڑی مِنّت کی کہ وہ سیم مانک شا کا علاج شروع کریں، مگر ڈاکٹروں نے اس کی ایک نہ سنی۔

ڈاکٹروں کے اس طرزِ عمل سے عاجز آکر شیر سنگھ نے اپنی بندوق تان کر کہا کہ: ''جاپانیوں سے لڑنے کے باوجود ہم اپنے صاحب کو میلوں سے لاد کر لائے ہیں اب ہم انھیں مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔ آپ ان کا علاج کریں ورنہ مجھے آپ پر گولی چلانی پڑے گی۔'' بالآخر سیم کا علاج شروع ہوا۔ سرجری کے بعد سیم مانک شا صحت یاب ہونے کے لیے پیگو کے فوجی اسپتال میں داخل کیے گئے۔ تبھی وہاں ہوائی بمباری شروع ہو گئی۔ جاپانیوں کے ہاتھ آنے سے پہلے آخری کشتی میں دوسرے مریضوں کے ساتھ ان کو بھی وہاں سے بہ حفاظت نکال کر پہلے رنگون اور پھر ہندوستان بھیج دیا گیا۔

سیم مانک شا زندگی بھر اپنے اردلی شیر سنگھ کے

© NCERT not to be republished

احسان مند رہے۔ اس خطرناک مقابلہ کو یاد کرتے ہوئے وہ مزاحیہ لہجے میں کہتے تھے: ’’میرا پیٹ تو لوہے کا بنا ہے جس میں جاپانیوں کی گولیاں بھی داخل نہ ہو پائیں۔‘‘

شجاعت اور بہادری کے لیے سیم مانِک شا کو بے شمار انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں وہ اہم ملٹری اعزاز ’ملٹری کراس‘ بھی شامل ہے جو کہ بہ طور فوجی ان کی ناقابل تسخیر صلاحیتوں کے اعتراف میں انھیں دیا گیا تھا۔

1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد، سیم مانِک شا نے ہندوستانی فوج میں خدمات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا جہاں ان کی انفرادی کارکردگی اور قائدانہ صلاحیت سے ان کو عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے مختلف ریجمنٹ اور اکائیوں کی کمان سنبھالی اور اپنے فوجی ساتھیوں اور افسران کی نظروں میں اعتماد اور عزت و وقار حاصل کیا۔ وہ نہ صرف ایک عظیم فوجی جنرل بلکہ ایک دل کش شخصیت کے بھی مالک تھے۔

سیم مانِک شا کی فوجی قیادت میں وطن عزیز نے کئی اہم فتوحات حاصل کیں۔ مختلف اہم عہدوں پر اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے 1969 میں انھیں چیف آف آرمی اسٹاف (COAS) بنایا گیا، جو ہندوستانی فوج کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے۔ انھوں نے منظّم حکمتِ عملی سے وطن عزیز کی سرحدوں کا تحفظ کیا جس کے سبب انھیں فیلڈ مارشل کے عہدہ پر سرفراز کیا گیا۔

سیم مانِک شا نے فوج کی ملازمت کے دوران ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کئی جنگیں لڑیں۔ 1947 کی جنگ میں انھوں نے جنگی منصوبہ بندی اور فوجی حکمت عملی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے دانت کھٹّے کر دیے اور اپنے ملک کا سر فخر سے بلند کیا۔ 1962 میں جنرل کری اپّا کی سربراہی میں چین کے ساتھ جاری جنگ کے دوران لفٹیننٹ جنرل مانک شا کو فوجیوں کی حوصلہ افزائی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انھوں نے یہ فریضہ بہ خوبی انجام دیا، جس کے نتیجے میں چین کو جنگ بندی پر مجبور ہونا پڑا۔

1965 کی ہند و پاک جنگ میں، سیم مانِک شا کی سربراہی میں ہندوستانی فوج نے ہمارے ملک کو ایک تاریخ ساز اور فیصلہ کن فتح سے ہم کنار کیا۔ سیم مانِک شا نے 1971 میں بنگلہ دیش کی آزادی کے لیے لڑی جانے والی جنگ میں کامیابی و کامرانی کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس جنگ میں پاکستان دو حصوں میں تقسیم ہوا اور دنیا کے نقشے پر ایک نیا ملک بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ اس جنگ میں ہی تقریباً ایک لاکھ پاکستانی فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

تقریباً چار دہائیوں تک خدمات انجام دینے کے بعد مانک شا 15 جنوری 1973 کو ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ یہ دن پورے ملک میں 'آرمی ڈے' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ فوج سے سبک دوشی کے بعد بھی جنرل سیم مانِک شا ہندوستانی عوام کے لیے ایک معزز اور قابل احترام شخصیت بنے رہے۔ انھوں نے ہمہ وقت ہندوستانی فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لیے کوششیں کیں اور اپنے قول و عمل سے اپنے ساتھی فوجیوں کے دلوں میں جذبۂ حبِّ وطن کی ایسی قندیل روشن کی جو بے مثال تھی۔ وہ ان کے حق میں آواز اٹھاتے رہے اور یہ کوشش کرتے رہے کہ ہماری افواج کی عظیم خدمات اور گراں قدر قربانیوں کو کبھی فراموش نہ کیا جائے اور انھیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔

سیم مانک شا کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ لذیذ کھانا پکانے کا شوق انھیں بچپن سے تھا، حاضر جوابی اور خوش خلقی انھیں وراثت میں ملی تھی۔ باغبانی اور موسیقی سے بھی انھیں بہت رغبت تھی۔ ان کا اپنا میوزک سسٹم ان کا قیمتی سرمایہ تھا۔

© NCERT not to be republished

جنرل سیم مانِک شا پوری زندگی بہادری اور عظمت کا نشان بنے رہے۔ ان کی قیادت، تدبّر و تفکر اور بہترین منصوبہ بندی ہندوستانی فوج کے لیے ایک مثال ہے۔ سیم مانِک شا کو ان کی خدمات کے اعتراف میں 1968 میں ’پدم بھوشن‘ اور 1972 میں ’پدم وبھوشن‘ سے نوازا گیا۔ مانِک شا نیپال کے سپاہیوں میں بھی کافی مقبول تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ نیپال نے انھیں 1972 میں نیپالی فوج کے اعزازی جنرل کا عہدہ پیش کیا۔ 1977 میں نیپال کے بادشاہ نے انھیں آرڈر آف تھری ڈیوائن پاورز فرسٹ کلاس (Order of Three Divine Powers, First Class) کے اعزاز سے سرفراز کیا۔

فیلڈ مارشل سیم مانِک شا کی وفات 27 جون 2008 کو چورانوے سال کی عمر میں ہوئی۔ انھوں نے حُبّ الوطنی، جواں مردی اور شجاعت کی جو شمع جلائی تھی اس کی روشنی میں آنے والی نسلیں صحیح راہوں کا تعین کریں گی اور ملک کا سر ہمیشہ فخر سے بلند رہے گا۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

## لفظ و معنی

| | | |
|---|---|---|
| جارحیت | : | ظالمانہ حملہ، جنگ جوئی |
| مستحکم | : | پکّا، مضبوط |
| پیوست | : | داخل ہونا |
| ناقابلِ تسخیر | : | جس پر فتح حاصل نہ کی جاسکے |
| اقدار | : | قدر کی جمع، عزت، قیمت |
| فعال | : | متحرک، سرگرم |
| منظّم | : | وہ کام جو نظم وضبط کے ساتھ کیا جائے |
| حکمت عملی | : | تدبیر، پالیسی |
| فلاح و بہبود | : | بھلائی اور فائدہ |
| تدبر و تفکر | : | غور و فکر، حکمت |

## غور کیجیے

- جنرل مانک شا کی بے مثال فوجی خدمات، شجاعت اور بہادری کے لیے انھیں کئی انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ جن میں ملٹری کراس میڈل، پدم بھوشن اور پدم وبھوشن شامل ہیں۔
- برّی فوج میں سب سے بڑا عہدہ فیلڈ مارشل کا ہوتا ہے۔ اب تک دو فوجی عہدے داروں کو ہی فیلڈ مارشل بنایا گیا ہے۔ 1973 میں جنرل سیم مانک شا کو فیلڈ مارشل بنایا گیا۔ ان کے بعد 1986 میں جنرل کے۔ ایم۔ کری اپّا کی فیلڈ مارشل کے عہدے پر تقرری ہوئی۔

© NCERT not to be republished

- جنرل مانک شا 15 جنوری 1973 کو ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔اس دن کو 'آرمی ڈے' کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- ہندوستانی افواج میں خواتین کو بھی خدمات کے وہی مواقع حاصل ہیں جو مردوں کو ہیں۔ وہ مسلح افواج کے بری، فضائی اور بحری تینوں حصوں اور مختلف اداروں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔اگنی پتھ اسکیم کے تحت انھیں اگنی ویر کی حیثیت سے بھی جگہ دی جا رہی ہے۔ خواتین جنگی اور غیر جنگی دونوں کرداروں میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ بیشتر تو فرنٹ لائن جنگی یونیٹوں کا بھی حصہ ہیں۔

## سوچیے اور بتائیے

1. سیم مانک شا کے خاندان کو کس وجہ سے عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا؟
2. سیم مانک شا کے ساتھ دوسری جنگ عظیم کے دوران کون سا واقعہ پیش آیا؟
3. سیم مانک شا نے کن کن جنگی محاذوں پر ہندوستان کی نمائندگی کی؟
4. سیم مانک شا نے کن اعلیٰ عہدوں پر رہتے ہوئے ہندوستانی فوج میں اپنی خدمات پیش کی؟
5. سیم مانک شا کی زندگی کے کس پہلو نے آپ کو زیادہ متاثر کیا؟

- مثال کے مطابق دیے گئے مخففات اور ان کی مکمل شکل کا جوڑ ملائیے:

| | |
|---|---|
| سی ڈی ایس (CDS) ← کمبائنڈ ڈیفنس سروسز | چیف آف آرمی اسٹاف |
| سی او اے ایس (COAS) | انڈین ایئر فورس |
| آئی ایم اے (IMA) | کمبائنڈ ڈیفنس سروسز |
| آئی این اے (INA) | انڈین نیوی |
| اے ایف اے (AFA) | انڈین ملٹری اکیڈمی |
| آئی اے ایف (IAF) | ایئر فورس اکیڈمی |
| آئی این (IN) | انڈین نیشنل آرمی |

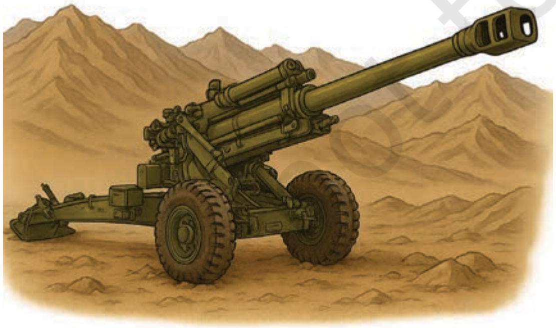

© NCERT not to be republished

## پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- ’انھیں نیم مردہ حالت میں علاج کے لیے اسپتال لایا گیا۔‘ اس جملے میں نیم ’سابقہ ‘ ہے جس کا معنی آدھا ہے۔
درج ذیل لفظ جوڑ کر نئے الفاظ بنائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

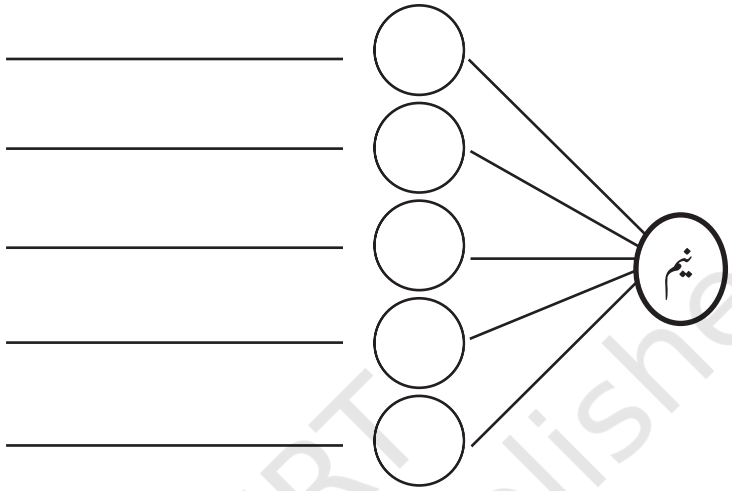


- سبق میں دشمن کو مزا چکھانے کے لیے ’دانت کھٹّے کرنے ‘ کا محاورہ استعمال ہوا ہے۔ دانتوں سے متعلق کچھ محاورے نیچے دیے گئے ہیں ان کے معنی معلوم کر کے لکھیے اور ان محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ آپ کچھ اور محاورے بھی ان میں شامل کر سکتے ہیں:

i. دانتوں تلے انگلی دبانا
ii. دانت پیسنا
iii. دانت دکھانا
iv. دانت کاٹی روٹی ہونا
v. دانت بجنا

- نیچے دیے گئے جملوں پر غور کیجیے:

| کالم (الف) | کالم (ب) |
|---|---|
| i. سیم مانک شا کا پورا نام | ہار موس جی فریم جی جمشید جی مانک شا تھا۔ |
| ii. ان کی قربانیاں | ناقابلِ فراموش ہیں۔ |
| iii. سیم مانک شا کا فوجی کیریئر | چار دہائیوں پر مشتمل ہے۔ |

© NCERT not to be republished

- ان جملوں میں پہلے کالم میں ایک ادھوری بات کا ذکر اور دوسرے کالم میں اس کے بارے میں تفصیل یا خبر دی گئی ہے۔ اس طرح پہلے حصے کو 'مبتدا' کہتے ہیں اور دوسرے حصے کو 'خبر' کہتے ہیں۔ ہر مکمل جملے میں مبتدا اور خبر ضرور شامل ہوتے ہیں۔ سبق سے پانچ جملے منتخب کر کے لکھیے اور اس میں مبتدا اور خبر کی نشان دہی کیجیے:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

- سبق میں مرکب لفظ 'نظم وضبط' استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد ہے انتظام اور قاعدہ۔ یہ دو مختلف الفاظ ہیں۔ آزادانہ طور پر دونوں کے کئی اور معانی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ لغت کی مدد سے دونوں الفاظ کے تین معانی تلاش کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

نظم ________ ________ ________ ____________________

ضبط ________ ________ ________ ____________________

- 'جذبۂ حُبِّ وطن' میں دو الگ الگ اضافتوں کا استعمال ہوا ہے۔ پہلے حصّے میں 'ہمزہ' کی اضافت ہے اور دوسرے حصّے میں 'زیر' کی اضافت ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اسی طرح کے الفاظ تلاش کر کے نیچے لکھیے:

i. ____________

ii. ____________

iii. ____________

iv. ____________

v. ____________

© NCERT not to be republished

- پچھلی جماعت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملے کی کئی قسمیں ہیں — مفرد، مرکب، انکاریہ، فجائیہ، سوالیہ، حکمیہ، بیانیہ وغیرہ۔ سبق کو ایک مرتبہ پھر پڑھیے اور اس میں سے دو دو بیانیہ، حکمیہ اور انکاریہ جملے تلاش کر کے لکھیے:

بیانیہ
i. ______________________
ii. ______________________

حکمیہ
i. ______________________
ii. ______________________

انکاریہ
i. ______________________
ii. ______________________

## تخلیقی اظہار

- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے نیشنل وار میموریل کی سیر کیجیے اور اپنے تاثرات لکھ کر کمرۂ جماعت میں چسپاں کیجیے۔

https://www.mygov.in/compainings/national-war-Memorial/

## عملی کام

- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے مانک شا اور ان کے ساتھیوں کے کارناموں پر دوردرشن کی ڈاکیومینٹری 'اکہتر کی کہانی' کو دیکھیے اور اپنے تاثرات کاپی میں لکھیے۔

youtube.com/watch?v=qCM4xnz_qxoet=1159s

- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ہندوستانی افواج میں ملازمت کے مختلف مواقع کے بارے میں معلوم کیجیے اور اہم نکات کو اپنی نوٹ بک میں لکھیے۔

https://www.india.gov.in/spotlight/career-defence-and-paramilitary-forces

- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے کارگل جنگ میں شہید ہوئے بہادر سپاہیوں کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

https://www.incredibleindia.gov.in/en/ladakh/kargil/kargil-war-memorial

© NCERT not to be republished

## یہ بھی جانیے

- 26 جنوری 1950 کو حکومت ہند کی جانب سے تین بہادری ایوارڈ (Gallantry Awards) یعنی پرم ویر چکر، مہاویر چکر اور ویر چکر قائم کیے گئے تھے۔ 1952 میں مزید تین ایوارڈ، اشوک چکر کلاس I، اشوک چکر کلاس II، اشوک چکر کلاس III شروع کیے گئے۔ جنوری 1967 میں ان کا نام بدل کر بالترتیب اشوک چکر، کیرتی چکر اور شوریہ چکر رکھا گیا۔ اس طرح بہادری کے لیے دیے جانے والے ایوارڈ کی تعداد چھ ہوگئی ہے۔ ان کے نام بالترتیب پرم ویر چکر، اشوک چکر، مہاویر چکر، کیرتی چکر، ویر چکر اور شوریہ چکر ہیں۔

پرم ویر چکر | مہاویر چکر | ویر چکر | اشوک چکر | کیرتی چکر | شوریہ چکر

- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے بہادری کے لیے دیے جانے والے ایوارڈ کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

https://www.gallantryawards.gov.in

© NCERT not to be republished